بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
مورخہ اتوار
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ - ۱۴ تبوک ۱۳۴۸ ہش - ۱۴ ستمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۱۲

اخبارِ احمدیہ

● کراچی ــــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کراچی میں قیام فرما ہیں حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے. حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ.
احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

● ربوہ ــــ ۱۲ رتبوک کو یہاں مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے اِس امر کو واضح فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کا مقصد تبلیغ و اشاعتِ دین کے ذریعہ ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ مقصد اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہر فردِ جماعت اپنے آپ کو اِس قابل نہ بنائے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کی تائید و نصرت ہر لحظہ و ہر آن اس کے شاملِ حال رہے کیونکہ تبلیغ اس وقت ہی مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے جب تبلیغ کرنے والا کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم ہو اور اس کی معیت اور تائید و نصرت اس کے شاملِ حال ہو۔ آپ نے اِس امر پر زور دیا کہ قرآنِ مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کی تائید و نصرت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے آپ کو ایسا بنائے کہ اسے بدیوں سے کُلّی طور پر مجتنب رہنے اور بڑھ چڑھ کر ایسے نیک اعمال بجا لانے کی توفیق ملتی چلی جائے کہ جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہٗ ادائیگی پر حاوی ہوں۔ آپ نے احباب کو تقوٰی کے اعلےٰ مقام پر فائز ہوتے اور سابق بالخیرات بننے کی پُر زور تلقین فرماتے ہوئے انہیں دنیا میں غلبۂ اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے اور کرتے چلے جانے کی طرف توجہ دلائی ؛

● سیرالیون سے مکرم محمد صدیق صاحب شاہد نے اطلاع دی ہے کہ سید امین خلیل مرحوم کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اُنہیں دل کے عارضہ کے علاوہ بعض اَور عوارض بھی لاحق ہیں اور اس وقت فری ٹاؤن کے ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکالتِ تبشیر)

● مکرم مولوی رشید احمد صاحب سرور سابق مبلغ تنزانیہ مشرقی افریقہ آجکل فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں دردِ گردہ کی تکلیف کی وجہ سے داخل ہیں تاحال تکلیف زیادہ ہے احباب ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سُنّت اور بدعت میں تمیز کرکے سُنّت پر قدم مارنے سے انسان خطرات سے بچ سکتا ہے

جو شخص سُنّت کو بدعت کے ساتھ ملاتا ہے اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا

"اِس وقت لوگوں نے سنّت اور بدعت میں سخت غلطی کھائی ہوئی ہے اور ان کو ایک خطرناک دھوکہ لگا ہوا ہے۔ وہ سنّت اور بدعت میں کوئی تمیز نہیں کر سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو چھوڑ کر خود اپنی مرضی کے موافق بہت سی راہیں خود ایجاد کر لی ہیں اور ان کو اپنی زندگی کے لئے کافی راہنما سمجھتے ہیں حالانکہ وہ ان کو گمراہ کرنے والی چیزیں ہیں۔ جب آدمی سنّت اور بدعت میں تمیز کر لے اور سنّت پر قدم مارے تو وہ خطرات سے بچ سکتا ہے۔ لیکن جو فرق نہیں کرتا اور سنّت کو بدعت کے ساتھ ملاتا ہے اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے وہ بالکل واضح اور بیّن ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے کر کے دکھا دیا ہے۔ آپؐ کی زندگی کامل نمونہ ہے لیکن باوجود اس کے ایک حصّہ اجتہاد کا بھی ہے۔ جہاں انسان واضح طور پر قرآن شریف یا سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی کمزوری کی وجہ سے کوئی بات نہ پا سکے تو اس کو اجتہاد سے کام لینا چاہیئے۔ مثلاً شادیوں میں جو بھاجی دی جاتی ہے اگر اس کی غرض صرف یہی ہے کہ تا دوسروں پر اپنی شیخی اور بڑائی کا اظہار کیا جاوے تو یہ ریاکاری اور تکبّر کے لئے ہو گی اس لئے حرام ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص محض اسی نیّت سے کہ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ کا عملی اظہار کرے اور وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ پر عمل کرنے کے لئے دوسرے لوگوں سے سلوک کرنے کے لئے دے تو یہ حرام نہیں۔ پس جب کوئی شخص اِس نیّت سے تقریب پیدا کرتا ہے اور اس میں معاوضہ ملحوظ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا غرض ہوتی ہے تو پھر وہ ایک سو نہیں خواہ ایک لاکھ کو کھانا دے منع نہیں۔ اصل مدعا نیّت ہے۔ نیّت اگر خراب اور فاسد ہو تو ایک جائز اور حلال فعل کو بھی حرام بنا دیتی ہے۔ ایک قصّہ مشہور ہے ایک بزرگ نے دعوت کی اور اس نے چالیس چراغ روشن کئے بعض آدمیوں نے کہا اِس قدر اسراف نہیں چاہیئے۔ اُس نے کہا جو چراغ مَیں نے ریاکاری سے روشن کیا ہے اسے بجھا دو۔ کوشش کی گئی ایک بھی نہ بجھا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی فعل ہوتا ہے اور دو آدمی اس کو کرتے ہیں۔ ایک اس فعل کو کرتے ہیں مرتکب معاصی کا ہوتا ہے اور دوسرا ثواب کا۔ اور یہ فرق نیّتوں کے اختلاف سے پیدا ہو جاتا ہے ؛"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۶-۴۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۴ ؍ تبوک ۱۳۴۸ ہش

اسلام ایک رُوحانی تحریک ہے

(قسط نمبر ۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

" یہ جو فرمایا کہ ہم اسی جسم میں سے ایک اور پیدائش ظاہر کرتے ہیں یہ ایک گہرا راز ہے جو رُوح کی حقیقت دکھلا رہا ہے اور ان نہایت مستحکم تعلقات کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو روح اور جسم کے درمیان واقع ہیں اور یہ اشارہ ہمیں اس بات کی بھی تعلیم دیتا ہے کہ انسان کے جسمانی اعمال اور اقوال اور تمام طبعی افعال جب خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں ظاہر ہونے شروع ہوں تو ان سے بھی یہی الٰہی فلاسفی متعلق ہے۔ یعنی ان مخلصانہ اعمال میں بھی ابتداء ہی سے ایک رُوح مخفی ہوتی ہے جیسا کہ نطفہ میں مخفی تھی۔ اور جیسے جیسے ان اعمال کا قالب تیار ہوتا جاتا ہے وہ رُوح چمکتی جاتی ہے۔ اور جب وہ قالب پورا تیار ہو چکتا ہے تو یک دفعہ وہ روح اپنی کامل تجلّی کیساتھ چمک اُٹھتی ہے اور اپنی روحی حیثیت سے اپنے وجود کو دکھا دیتی ہے اور زندگی کی صریح حرکت شروع ہو جاتی ہے۔ جبھی کہ اعمال کا پورا قالب تیار ہو جاتا ہے۔ معاً بجلی کی طرح ایک چیز اندر سے اپنا کھلی کھلی چمک دکھلانا شروع کر دیتی ہے۔ یہ وہی زمانہ ہوتا ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں مثالی طور سے فرماتا ہے۔

فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ ۝ (الحجر : ۳۰)

یعنی جب مَیں نے اُس کا قالب بنا لیا اور تجلیات کے تمام مظاہر درست کر لئے اور اپنی رُوح اس میں پھونک دی تو تم سب لوگ اُس کے لئے زمین پر سجدہ کرتے ہوئے گر جاؤ۔ سو اس آیت میں یہی اشارہ ہے کہ جب اعمال کا پورا قالب تیار ہو جاتا ہے تو اسی قالب میں وہ رُوح چمک اُٹھتی ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنی ذات کی طرف منسوب کرتا ہے *

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ریاکاری اور شہرت کی طلب

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ ، وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِی اللّٰہُ بِہٖ "

(بخاری کتاب الرقاق باب الریاء والسمعہ ص ۹۶۲/۲، مسلم ص ۳۱۵/۲۰۲)

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس رنگ میں شہرت دے گا اور اس کے عیب لوگوں پر ظاہر ہو جائیں گے ان میں وہ رسوا اور بدنام ہو جائے گا۔ اور جو شخص ریاکاری سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری سب پر ظاہر کر دے گا *

---

* کیونکہ دنیوی زندگی کی فنا کے بعد وہ قالب تیار ہوتا ہے اس لئے الٰہی روشنی جو پہلے دھیمی تھی یک دفعہ بھڑک اُٹھتا ہے اور واجب ہوتا ہے کہ خدا کی ایسی شان کو دیکھ کر ہر ایک سجدہ کرے اور اس کی طرف کھینچا جائے۔ سو ہر یک اس نور کو دیکھ کر سجدہ کرتا ہے اور طبعاً اس طرف آتا ہے۔ بجز ابلیس کے جو تاریکی سے دوستی رکھتا ہے "

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۱۷ تا ۱۹)

ان اقتباسات سے ایک سمجھدار انسان سمجھ سکتا ہے کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام ایک روحانی تحریک ہے اس کا مطلب کیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ روح جسم سے کوئی الگ تھلگ چیز ہے اور وہ جسمانی اعمال سے کوئی تعلق نہیں رکھتی اور اس کا ارتقاء عام دنیاوی اعمال سے الگ ہو کر کیا جا سکتا ہے جس طرح مثلاً ہندو سادھو یا بدھ بھکشو یا عیسائی رہبان دنیا سے الگ تھلگ رہ کر روحانی ترقی کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

جب کہا جاتا ہے کہ اسلام ایک روحانی تحریک ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ تعلق جو روح اور جسم کا آپس میں ہے اس تعلق میں روح جسم پر حاوی ہوتی ہے حالانکہ عملاً انسان زندگی کے وہی اعمال بجا لاتا ہے جو جسم کے ساتھ وابستہ ہیں اور جو دوسرے لوگ بھی بجا لاتے ہیں۔ مومن اور دوسرے لوگوں میں صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ مومن کا جسم روح کے تابع ہوتا ہے اور دوسرے لوگوں کی روح جسم کے تابع ہوتی ہے * (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

سورینام (جنوبی امریکہ) میں تبلیغ اسلام

ریڈیو اور ٹیلیویژن پر تقاریر ۔ اخبارات میں انٹرویو ۔ جماعتی تعلیم و تربیت

از مکرم میر غلام احمد صاحب تسنیم مبلغ گی انا

پورے ایک سال بعد دوبارہ تبلیغ اسلام کی غرض سے سورینام کا دورہ کیا گیا۔ سورینام احمدیہ جماعت کی دعوت پر اور مناسب انتظامات طے ہونے کے بعد ۸ جولائی کو ایک ماہ کے تبلیغی اور انتظامی دورہ پر وہاں پہنچا۔ احباب جماعت ہوائی اڈہ پر خوش آمدید کے لئے موجود تھے۔ اور یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اس سال چند نئے احباب بھی خوش آمدید کے لئے موجود ہیں۔ بعد میں یہ دوست بیعت کر کے خلافت سے وابستہ ہو گئے۔

"سورینام احمدیہ جماعت" کم و بیش گزشتہ ۱۲–۱۳ سال سے قائم ہے۔ اور مختلف مخالفت کے دوروں سے دوچار ہو چکی ہے۔ لیکن اب تیزی سے اپنے پاؤں پر کھڑی ہو رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ چند سالوں میں یہ جماعت تمام مشکلات پر قابو پا کر اپنے قدموں پر کھڑی ہو جائے گی۔ جماعت نے بطور مرکز کے ایک مسجد تعمیر کر لی ہے اور اس کے ساتھ ہی مشن ہاؤس کی بنیاد رکھ دی ہے۔ امید ہے ایک سال تک تعمیر ہو جائے گا اسی جگہ پر ایک دینی مدرسہ بھی جاری ہے۔ مسجد کے بعد مشن ہاؤس اور پھر سکول کی عمارات مکمل ہو جانے پر یہ مقام جماعت کے لئے اور زیادہ مرکزی حیثیت اختیار کر جائے گا۔

میرا ایک ماہ کا قیام ہر لحاظ سے بہت ہی مفید رہا۔ متعدد جگہوں پر تقاریر کیں۔ گروپ بحثیں یا سیمینار بھی منعقد کئے گئے جو بہت زیادہ مفید ثابت ہوئے ان میں کسی خاص موضوع پر بات کرنے کے بعد مسئلہ متعلقہ پر علم سوال و جواب اور اظہار خیالات کی اجازت دی جاتی رہی۔ جس کی وجہ سے دوستانہ ماحول میں باہم افہام و تفہیم اور ایک دوسرے کے خیالات کو سمجھنے میں کافی مدد ملتی رہی۔

ریڈیو پر تقاریر

تین مرتبہ ریڈیو پر تقاریر کا بھی موقعہ بفضلہ تعالیٰ میسر آیا۔ سورینام میں کل چار ریڈیو اسٹیشن ہیں جن میں سے تین پرائیویٹ مالکان کے ہیں۔ اور ایک وہاں کی سرکار کی ملکیت ہے۔ ان ریڈیو اسٹیشنوں پر ہر روز اردو یا ہندی پروگرام نشر ہوتا ہے۔ متعلقہ ڈائریکٹراں سے رابطہ پیدا کرنے پر وقت مل جاتا رہا۔ اور اس طرح ایک ماہ کے قیام میں تین دفعہ بذریعہ ریڈیو پیغام حق عوام تک پہنچانے میں کامیابی ہوئی۔

ٹیلیویژن

ٹیلیویژن اگرچہ حکومت کی ملکیت ہے۔ اور اس پر مذہبی تقریر کرنے کے لئے بڑی مشکل سے اجازت ملتی ہے۔ تاہم جماعت نے کوشش کی کہ ٹیلیویژن کے ذریعہ بھی پیغام حق لوگوں تک پہنچے۔ چنانچہ رابطہ پیدا کرنے پر ڈائریکٹر نے پڑھے جانے والے مضمون کا مسودہ منگوایا۔ اور مطالعہ کے بعد منظوری دے دی۔ اور ساتھ ہی یہ انتظام بھی کیا کہ اس مضمون کا جو انگلش میں پڑھا جانا تھا ڈچ زبان میں فوراً بعد ترجمہ بھی نشر ہو جائے۔ چنانچہ مقررہ تاریخ پر خاکسار نے یہ مضمون پڑھا اور بعد میں ترجمہ بھی شائع ہوا۔ اس سے تمام ملک میں ایک قسم کی ہلچل مچ گئی کیونکہ جب سے سورینام میں ٹیلیویژن قائم ہوا ہے۔ پہلی دفعہ اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی گئی تھی۔

اخبارات میں انٹرویوز

سورینام پہنچنے کے بعد میں نے اخباری نمائندوں سے رابطہ پیدا کیا۔ اور ان میں سے دو اخبارات نے انٹرویو شائع کئے جس میں میں نے ملکی حالات اور مذاہب کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام کی بنیادی تعلیمات اور جماعت کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ یہ انٹرویوز بھی بڑے مفید ثابت ہوئے۔ اسی دوران ایک ایڈیٹر صاحب کہنے لگے کہ آپ لوگوں کے علاوہ جو ہندوستان پاکستان سے آتے ہیں۔ وہ مسجدوں میں ہی تبلیغ کر کے اور بعض اوقات اختلاف پیدا کر کے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے آپ یہ انتظام کریں کہ پبلک لیکچر ہوں اور ہم لوگوں کو بھی پتہ چلے کہ مذہب اسلام کیا ہے۔ میں نے زبان کی مشکل کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اکثر پڑھے لکھے لوگ انگلش جانتے ہیں۔ اس لئے انگلش میں تقریریں ہوں تو اکثر لوگ سمجھ سکتے ہیں

سی۔سی۔ایس (C.C.S.)

چنانچہ اگلے ہفتہ ہم نے سی۔سی۔ایس جو پیراماریبو میں ایک بڑا ہال ہے بک کروالی اخبار اور ریڈیو کے ذریعہ کثرت سے اعلانات ہوئے کہ وہاں "اسلام" پر تقریر ہو گی۔ چنانچہ خاکسار نے ایک گھنٹہ تک انگلش میں تقریر کی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ سوال کرنے والوں میں بعض عیسائی پادری بھی شامل تھے۔ تقریر کے مساوات اسلامی والے حصہ نے لوگوں پر خاص اثر کیا۔ تھوڑے وقفہ کے بعد اسی ہال میں اردو میں بھی نصف گھنٹہ تک تقریر ہوئی۔ تا ان لوگوں کے لئے مفید ہو جو انگلش نہیں جانتے۔

تعلیم و تربیت

ایک ماہ کے عرصہ قیام میں جماعت کے افراد کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ دوست دور دور سے جائے قیام پر حاضر ہوتے رہے۔ اور ان کو ابتدائی اسلامی مسائل سکھائے جاتے رہے۔ غیروں کی طرف سے اسلام پر اعتراضات اور ان کے جوابات کی طرف خاص توجہ دی جاتی رہی۔ جماعت کے افراد کو عملی پہلو کو سدھارنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم و تربیت کا جماعت پر اچھا اثر ہوا۔

دل میں جو ہے وہ کسی طور بیاں ہو جائے

بے حجاب آپ شہید حسن ہو جائے
کیوں نہ وہ دشت بھی اک کوئے جناں ہو جائے

ضبط غم! دیدۂ گریاں ترا پابند نہیں
کیا کریں خود ہی جو دریا وہ رواں ہو جائے

گرمیٔ سوز نہاں عرش پہ پہنچے تو سہی
یوں جو ہوتا ہے دل و جاں کا زیاں ہو جائے

آزما دیکھیں کبھی پچھلے پہر کے نالے
ہمنوا اپنی فرشتوں کی زباں ہو جائے

کر سکے کوئے محمدؐ کی جو دریوزہ گری
وہ گدا آبروئے بزم شہاں ہو جائے

اس سے خود موت بھی کترا کے نکل جاتی ہے
وہ جو ہمراہ مسیحائے زماں ہو جائے

بات کو شعر کا پابند کہاں تک کیجے
دل میں جو ہے وہ کسی طور بیاں ہو جائے

دل ناہید ملیں تجھ کو مرادیں تیری
تو اگر واقف آداب فغاں ہو جائے

عبدالرحمٰن ناہید

محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

از مکرم عبدالحمید خان صاحب شوق

محترم چوہدری صاحب مرحوم اسلامیہ پارک لاہور کے پریذیڈنٹ تھے۔ گھر کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی مسجد بنا رکھی تھی جس کی حفاظت خدمت اور صفائی ستھرائی بڑی تندہی اور جانفشانی سے کرتے تھے۔ مسجد میں کسی وقت بھی صفائی کی کمی یا پانی کی نایابی سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔ نمازیوں کے آرام کا بے حد خیال رکھتے تھے۔

آپ نیک ترین، صالح، متقی اور صابر و شاکر انسان تھے۔ چند سال ہوئے ان کی اہلیہ محترمہ وفات پا گئیں۔ اس موقعہ پر میں نے انہیں صبر و تحمل کا مجسمہ پایا۔ عجیب قسم کے بزرگ تھے دل رفیق زندگی کی جدائی سے سخت تکلیف محسوس کر رہا تھا مگر کیا مجال جو کسی طرح اظہار ہو جائے سارا صدمہ دل ہی میں پی گئے اور زبان سے اُف تک نہ کی۔

ان کا دل ہر وقت خدا تعالیٰ کی یاد میں محو اور زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی تھی۔ میں نے انہیں سڑکوں پر آتے جاتے ہمیشہ استغفار اور درود شریف کا ورد کرتے پایا اور جب بھی دیکھا وہ زیر لب اللہ تعالیٰ کی حمد اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مصروف رہتے۔ دنیا اور اس کے ساز و سامان سے ایک عجیب قسم کی شان استغنا دکھلاتے نظر آتے۔ گویا وہ دنیا میں رہتے ہوئے اس سے بے نیاز تھے۔ میں نے انہیں قریب سے دیکھا تھا۔ وہ دنیا سے قریباً قریباً متنفر تھے۔ ہاں دنیا والوں کے کام کرنے میں بڑی مستعدی دکھلاتے تھے جونہی کوئی شخص ان کی خدمت میں کسی کام کے لئے حاضر ہوتا۔ جہاں تک بن پڑتا اس کی مدد کرتے۔ اور مدد کرنے میں ایک گونہ راحت محسوس کرتے۔ ایک دفعہ صبح ہی صبح میں گھر سے باہر سڑک پر آ کر کھڑا ہو گیا۔ اچانک چوہدری صاحب بیکو جاتے ہوئے اپنے سکوٹر سمیت میرے پاس یکلخت آ کھڑے ہوئے میں نے فوراً السلام علیکم عرض کی اور بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے ان کا ایک ہاتھ تھام لیا۔ بڑے خوش تھے فرمانے لگے۔ آج پہلی دفعہ آپ کو سڑک کے کنارے دیکھا ہے۔ میں نے عرض کی آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا پھر میں نے مختصراً اپنا مدعا بیان کیا۔ ان دنوں میرے ایک عزیز میرے پاس بیکار بیٹھے تھے۔ میں نے انہیں بیکو میں دفتری ملازمت دلانے کے لئے عرض کی۔ ہفتہ عشرہ کے اندر ہی بیکو سے ان کے نام طلب نامہ آ پہنچا۔ جس پر وہ مقررہ تاریخ پر بیکو پہنچے۔ اپنا ٹیسٹ دیا۔ مگر افسوس کہ وہ ٹیسٹ میں بری طرح فیل تھے۔ اس لئے انہیں وہ ملازمت نہ مل سکی۔ چند یوم بعد ایک دوسری ملاقات میں چوہدری صاحب نے بڑا افسوس ظاہر کیا۔ کہ وہ لڑکا بالکل استعداد مقررہ سے کم نکلا۔ میں نے عرض کیا۔ چوہدری صاحب! اللہ تعالیٰ نے اسے بھی کسی کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہ نہ سہی کوئی اور سہی۔ آپ سے التماس ہے کہ اس کے لئے دعا فرمائیں۔ میں آپ کی کوششوں کا شکرگزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

بہت دیر کا ذکر ہے۔ ایک دفعہ کچھ دنوں سے میرا نماز پڑھنے کو دل نہ چاہتا تھا کچھ بجھا بجھا سا رہتا تھا۔ چلتے پھرتے اٹھتے، بیٹھتے میرا ضمیر مجھے کوستا مگر پھر غفلت اور لاپرواہی کی زیادتی سے اور بھی سست ہو جاتا۔ اسی طرح کئی روز تک یہی حالت رہی۔ میں بڑا پریشان تھا۔ اور سمجھتا تھا کہ یہ سب کچھ میری کسی شامت اعمال کا نتیجہ ہے ایک دن اسی حالت میں میں بازار کسی کام کے لئے گیا۔ وہیں سر راہ محترم چوہدری صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ بڑے تپاک سے ملے۔ میں نے عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں آنے ہی والا تھا اچھا ہوا کہ آپ مل گئے۔ ہمہ تن گوش ہو گئے اور فرمانے لگے "فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ میں نے عرض کیا چند دنوں سے میرا نماز پڑھنے کو دل نہیں چاہتا۔ کوئی مخفی شامت اعمال ہے اور میں بڑا پریشان ہوں۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ میں وضو کرتا ہوں مگر جب مصلیٰ پر پہنچتا ہوں تو کسی اور طرف مشغول ہو جاتا ہوں اور نماز کے ادا کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ محترم چوہدری صاحب متبسم چہرے کے ساتھ بولے کوئی ڈر نہیں۔ ہر مومن پر کسی نہ کسی وقت یہ حالت بھی آ جاتی ہے۔ روحانی عالم کی یہ دو کیفیات ہیں قبض اور بسط۔ کسی وقت تو نماز اور ذکر الٰہی کی طرف دل مائل ہوتا ہے اس حالت کو بسط کے نام سے پکارتے ہیں اور کسی وقت نماز پڑھنے کو مطلقاً دل نہیں چاہتا اس حالت کا نام صوفیائے کرام نے قبض رکھا ہے۔ آپ کے لئے اس میں ڈرنے کا کوئی مقام نہیں۔ آپ روزانہ ایک ہزار دفعہ استغفار اور ایک تسبیح درود شریف پڑھا کریں۔ انشاء اللہ یہ حالت جلد بدل جائے گی پھر کہا کہ میں دعا کروں گا۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور ہم سلام و دعا کے بعد اپنی اپنی منزل مقصود کو روانہ ہو گئے۔ میں نے ان کے بتلائے ہوئے نسخہ پر عمل کرنا شروع کیا ابھی مجھے پورا ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا تھا۔ کہ میرا دل نماز اور ذکر الٰہی کی طرف متوجہ ہونے لگا اور الحمد للہ کہ اس بات کو آج ۲۰ سال ہونے کو آئے ہیں۔ مجھ سے نماز اور ذکر الٰہی نہیں چھوٹا۔ گویا چوہدری صاحب مرحوم و مغفور کا نسخہ اور ان کی دعا اپنا کام کر گئی اللھم زد فزد بلکہ نماز میں عجیب لطف آتا ہے۔ دل چاہتا ہے کہ نماز کو زیادہ سے زیادہ طول دیا جائے یہی حال ذکر الٰہی کا ہے۔

گھر تو اللہ تعالیٰ سب کو ہی دیتا ہے مگر گھر کے ساتھ مسجد بنا کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے کی کسی کسی کو ہی توفیق ملتی ہے۔ چوہدری صاحب جب بھی مسجد میں تشریف لاتے بڑے ہشاش بشاش ہوتے جس قدر نمازی زیادہ ہوتے اتنی ہی انہیں زیادہ خوشی ہوتی۔ دعا کرتے تو بڑے درد سے کرتے دعا کرتے کرتے آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ جاتیں اور طبیعت پر رقت طاری ہوتی نہایت مخلص اور رضا دوست انسان تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جن پر اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی جنت کے دروازے کھول دیتا ہے انہیں تسکین قلب و ذہن حاصل ہو جاتی ہے۔ اور وہ خود کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں دے دیتے ہیں۔ پھر وہ انہیں جس طرح چاہتا ہے استعمال کرتا ہے۔ ان کے ساتھ سختی ہو یا نرمی انہیں اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی بلکہ وہ ہر حالت میں رضائے یار پر دل و جان سے راضی رہتے ہیں۔ اور وہ

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

کی عملی تصویر بن جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ انہیں شدید محبت تھی۔ حضور کا ذکر بڑے ادب اور خلوص سے کیا کرتے تھے۔ انہیں حضور کی قبولیت دعا کے کئی واقعات یاد تھے۔ جن کا بار بار اعادہ کر کے وہ حظ اٹھایا کرتے تھے اور سامعین کے ایمانوں کو تازہ کیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ذکر خیر بھی بڑے ادب اور الفت سے کیا کرتے تھے اور ہمیشہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ حضور کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے بار بار لکھتے رہنا چاہیئے۔

تبلیغ کا تو انہیں بے حد شوق تھا۔ باتوں باتوں میں ایسے شاندار طریق سے مختصر تبلیغی گفتگو کر جاتے کہ دل و زبان پر دل [illegible] رہتے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تو ان کو عشق تھا۔ اپنی گفتگو میں بات بات پر ان کا ذکر خیر کر کے حاضرین پر عرفان و روحانیت کے پھول بکھیرتے رہتے تھے۔ ان کی باتوں میں اس قسم کا اثر تھا کہ سننے والا ہمہ تن گوش ہو جایا کرتا تھا۔ گویا ان کی باتیں فردوس گوش اور وہ خود جنت نگاہ تھے۔ جس نے بھی ان کی باتیں سنیں اثر قبول کئے بغیر نہیں رہا۔ ایک دفعہ سیرت النبی ﷺ کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے کیا۔ مرکز سے مبلغین کرام اور واعظین عظام تشریف لائے۔ لوگوں کا ہجوم دیکھتے تھے۔ اور پھولے نہ سماتے تھے۔ مرکز سے آمدہ عہدہ داران کی خدمت کرنے میں راحت محسوس کرتے تھے۔

دعا پر انہیں زبردست ایمان تھا بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ ان کا اوڑھنا بچھونا ہی دعا تھا تو یہ کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ خود بھی دعائیں کرنے کے عادی تھے۔ اور دوسروں کو بھی دعا کی تحریک کیا کرتے تھے۔ طبیعت حد درجہ سادہ اور انکسار سے مملو تھی۔ لباس سیدھا سادہ اور صاف ہوتا تھا۔ دوسروں کے پاس ادب کا بہت خیال رکھتے تھے۔ چھوٹا ہو یا بڑا جس سے بھی بات کرتے مؤدبانہ کرتے۔ اور بعض دفعہ اس قسم کے مؤدبانہ الفاظ استعمال کرتے کہ میں خود دل میں شرمندہ ہوتا۔ اور عرض کرتا کہ چوہدری صاحب آپ بہت بلند انسان ہیں۔ مگر انہوں نے نہ زبان سے اور نہ کسی اور حرکت سے کبھی بھی اپنا بلند ہونا ظاہر نہ ہونے دیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ عظیم انسان تھے۔ عبادت و ریاضت نے انہیں عظیم بنا دیا تھا ان کی خوش خلقی اور شیریں زبانی نے انہیں ہر دلعزیز بنا رکھا تھا۔ وہ خود نیک تھے اور دوسروں کو نیکی کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ ایسے وجود دنیا میں بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ چوہدری صاحب مرحوم کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ اور انہیں اعلیٰ علیین میں اپنے قرب خاص سے نوازے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین اللھم آمین۔

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۷/۹ بروز بدھ بوقت نو بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

ملک عبدالمالک صاحب سیکرٹری مال حلقہ سول لائنز پتے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار اور میو ہسپتال پولی کلینک ایسٹ وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ایس یو خان لاہور

دین کیلئے زندگی وقف کرنیکی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں اور اس جہاد اکبر میں شامل ہونے کے لئے دشمن کے خلاف صف آرا ہو جائیں۔ حضور کی زندگی میں ہی ایک کثیر تعداد نے اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کر دی تھیں۔ حضور نے جماعت کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:۔

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

تبلیغ اشاعتِ اسلام کی تیاری کا سلسلہ خلافت اولیٰ تک جاری رہا اس عرصہ میں مسیح محمدیؐ کی قائم کردہ جماعت محبت الہٰی سے سرشار ہو کر اسلام کے غلبہ کے لئے جذبۂ خدمت میں ترقی کرتی چلی گئی تا جب خدائی حکم کے ماتحت اس تخم کو پورا کرنے کا وقت آئے تو وہ میدان عمل میں اتر کر دنیا کے گوشے گوشے میں تبلیغ اسلام کیلئے اپنے گھروں اور وطنوں سے نکل کھڑے ہوں۔ مگر دین کی اصل غرض یہی ہے کہ انسان خدا کے لئے زندگی وقف کر دے خواہ کلی طور پر یا جزوی طور پر جزوی طور صرف اس رنگ میں کہ دنیا بھی کمائے مگر دین کی خاطر دنیا مقصود بالذات نہ ہو کلی طور پر اس طرح کہ دنیا کمانے کی طرف توجہ ہی نہ ہو۔ تمام وقت خدمت دین میں ہی صرف کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش خدمت ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پروا نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی" فرماتے ہیں:۔

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اسکے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا ہے اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے اُن کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لائیں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جائیں اُن کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاتے یا لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی"۔ پھر اور جگہ فرماتے ہیں:۔ "انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرے میں نے اخباروں میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے زندگیاں وقف کی جاتی تھیں! یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اس تجارت کے مفاد اور منافع پر انہیں اطلاع ہوتی جو خدا کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں" نیز فرمایا:۔ "کیا صحابہ کرام اس وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے۔ پھر کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جائے بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جائے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں"۔ پھر فرمایا "میں خود اس کا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا جائے"۔

ایک اور جگہ پُر کس درد بھرے انداز میں فرماتے ہیں:۔

"اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جائے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں"۔ جماعت کو خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے اور اپنے وقت اور خداداد طاقتوں کی قربانی کرنے والے افراد کی بہت اشد ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمت کے لئے وقف کریں! ابھی جماعت میں بہت تھوڑے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کی ہیں۔ خاص طور پر جماعت کا وہ طبقہ جن کو خدا تعالیٰ نے مالی فراخی عطا کی ہے ان میں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے اپنی اولاد کو وقف زندگی کی تحریک کی یا وقفِ زندگی کے لئے تیار کیا۔ حضور فرماتے ہیں "ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک ہونے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ لوگوں کو بچا لیں ۔۔۔ اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں"

بعض دفعہ دل میں یہ بھی خیال گذرتا ہے کہ وقف کر کے ہم گذارہ کیسے کریں گے۔ اس کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک درد بھرا بیان اخبار البدر ۲۷ر جولائی ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں شائع شدہ ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں:۔

"ایک مرسل میں نے ایک دوست کی نسبت عرض کیا کہ بعض ابتلاؤں کا اندیشہ زیادہ ہو گیا ہے اور غم و ہم ان کے دل پر غالب آنے کا خوف ہے فرمایا میں نے دعا تو بہت کی ہے اور الحمد للہ کرتا ہوں لیکن مجھے بھی یہ فکر رہتی ہے کہ ہر شخص دنیا کے ہم و غم میں گرفتار ہے دین کے لئے ہم و غم کا انہیں کب موقع ملے گا؟ اس زندگی میں مصائب کا آنا ضروری ہے اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات میں کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے اگر اسی طرح ایک شخص کی سعی دنیا کے بگڑے ہوئے معاملات کی فکر میں پیچ و تاب کھاتی رہی تو وہ وقت صافی اسے کب میسر آئے گا جب اس کا سارا ہم و غم دین پکا ہوگا وہ جماعت جس نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ وہ بھی اگر اسی دلدل میں دن رات پھنس رہیں تو بتائیں کہ وہ اس نازک عہد کے ایفاء کی طرف کب توجہ کریں گے۔ کاش لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آجاتی کہ جس شخص کے تمام ہم و غم کا اللہ تعالیٰ متکفل و متولی ہو جاتا ہے۔ میں نے کبھی نہیں سنا اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو یا ان دنیا کے ملوک اور امراء اور اغنیاء کا یہ برا حال اکثر سنا گیا ہے کہ ان کی اولاد نے در بدر ٹکڑے مانگے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی سنت مستمرہ ہے اور کبھی کوئی کامل مومن بستر نرم سے خاکستر گرم پر نہیں بیٹھا اور نہ ہی اس کی اولاد کو روز بد دیکھنا نصیب ہوا اگر لوگ ان باتوں پر پختہ ایمان لے آئیں اور سچا اور پاک بھروسہ اللہ تعالیٰ پر کریں تو ہر قسم کی روحانی خودکشی اور دلی جلن سے رہائی پا جائیں زندگی ناقابل اعتبار ہے فرصت بہت کم ہے ہر ایک کو چاہیئے کہ دین کی فکر میں لگ جائے اس سے بہتر نسخہ عمر بڑھانے اور برکت کا نہیں ہے"۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اسلام کی خدمت کرنے کی تا قیامت توفیقات وافر عطا فرماتا چلا جاوے۔ آمین۔

شہزادہ قمرالدین مبشر
(دارالصدر غربی ب)

درخواست دعا

مکرم نیاز قطب احمد صاحب بٹ پشاور سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"میری لڑکی بیمار ہے اور دیگر ایک لڑکا چنبل یا داد کی قسم کی بیماری سے بیمار ہے علاج سے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ نیز وہ خود بھی بعض حالات کی وجہ سے پریشان ہیں"۔

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو کامل صحت عطا فرماوے اور ان کی جملہ پریشانیوں کو دور فرما کر اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔

شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۷۰۱

میں حسنہ بیگم بیوہ عبداللہ رگ خنہ کار قوم خنہ کار پیشہ والی عمر ۷۰ سال ساکن برہمن بڑیہ ضلع کومیلا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱-۲-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جائیداد نقد -/۱۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا حسنہ بیگم۔

گواہ شد:۔ ولی الرحمٰن برہمن بڑیا

گواہ شد:۔ عبدالستار برہمن بڑیہ کومیلا

مسل نمبر ۱۹۷۰۲

میں خورشید بیگم زوجہ چوہدری میاں خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت ۳۷-۱۹۳۶ء ساکن مرڑ رودڑی چک ۵۹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک تولہ بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ -/۱۴۰ روپے

۲۔ حق مہر معاف کر چکی ہوں -/۳۲

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ خورشید بیگم۔

گواہ شد:۔ غفور احمد۔

گواہ شد:۔ فضل دین بقلم خود

مسل نمبر ۱۹۷۰۴

میں ملک ناصر الدین ولد ملک فیروز الدین صاحب قوم ملک پیشہ تجارت عمر ۶۹ سال بیعت ۷ مئی ۱۹۰۸ء ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ مئی ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ کل اثاثہ اندازاً -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ ملک ناصر الدین

گواہ شد:۔ میاں خالد احمد انسپکٹر پولیس جڑانوالہ

گواہ شد:۔ سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال۔

مسل نمبر ۱۹۷۰۵

میں رشیدہ خاتون صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالوحید صاحب سلیم قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایف بلاک وہاڑی ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸-۲-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ ساڑھے تین ہزار پانچسو -/۳۵۰۰

۲۔ زیور طلائی ۲۰ تولے مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

۳۔ نقد -/۱۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ رشیدہ خاتون موصیہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ وہاڑی۔

گواہ شد:۔ چوہدری عبدالوحید سلیم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ۱۵ الہ اسٹریٹ نیلا گنبد لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۷۰۶

میں مختاراں بی بی زوجہ محمد اسحاق صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۰۰ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۴-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

کل زیور ۶½ تولے مالیتی -/۶۵۰ روپے

حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰

کل میزان -/۸۵۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ مختاراں بی بی

گواہ شد:۔ محمد اسحاق خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد شریف واقف عارضی موصی ۳۹۳۷ صدر موصیان گوجرہ

مسل نمبر ۱۹۷۰۷

میں برکت بی بی زوجہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۰۰ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۸-۴-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۱۰۰ روپے

۲۔ زیور -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ برکت بی بی

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد شریف واقف عارضی صدر موصیان گوجرہ

مسل نمبر ۱۹۷۰۹

میں نواب بی بی بیوہ چوہدری علم دین صاحب قوم جٹ ڈیڈھ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ڈیڈھ چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۵-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زرعی زمین واقع ڈیڈھ دس ایکڑ مالیتی اندازاً ۱۰۰۰۰ روپے

۲۔ حق مہر -/۳۲ وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ نواب بی بی بیوہ چوہدری علیم الدین صاحب

گواہ شد:۔ عبدالغنی ولد چوہدری محمد دین صاحب۔

گواہ شد:۔ بشارت احمد ولد مبارک علی

دفتر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ضرورت مند نوجوان فائدہ اٹھائیں

بری فوج میں مستقل کمشن

تعلیمی قابلیت

۱- الیکٹریکل میکنیکل انجینئرز ۔ الیکٹریکل یا مکینیکل میں ڈگری عمر ۶۹-۹-۲۰ کو
یا بی ای الیکٹرونکس ۲۰ تا ۲۶ سال

۲- آرمی ایجوکیشن کارپس ۔ ایم اے / ایم ایس سی II ڈویژن عمر ۲۰ تا ۲۸ سال
یا بی اے - بی ایس سی آنرز / B.A یا B.Sc کسی یونیورسٹی سے
ذیل کے مضامین میں فزکس - پولیٹیکل سائنس
ہسٹری - اسلامک ہسٹری - شماریات
اسلامک سٹڈیز - سائیکولوجی - آرٹس
اکنامکس - ریاضی - ایم اے ہسٹری یا
ایم اے پولیٹیکل سائنس میں ڈپلومہ انڈسٹریل
معاملات کو ترجیح

درخواست کا مجوزہ فارم و مزید ہدایات کے لئے رجوع :-

مغربی پاکستان ۔ ریکروٹنگ افسران - پشاور - راولپنڈی - لاہور - ملتان
کھاریاں - حیدرآباد - سیالکوٹ - کراچی

سٹیشن ہیڈکوارٹرز ۔ پشاور - راولپنڈی - جہلم - سیالکوٹ - لاہور - بہاولپور - کھاریاں - کراچی - کوئٹہ - کوہاٹ - سرگودھا - ڈیرہ اسماعیل خان

مشرقی پاکستان ۔ ریکروٹنگ افسران - ڈھاکہ - کومیلا - رنگپور
سٹیشن ہیڈکوارٹرز - ڈھاکہ - کومیلا - چاٹگانگ - جیسور

مکمل درخواست :- G.H.Q A.G.'S Branch P.A
Directorate P.A. 3 (B)
Rawal Pindi ارسال کریں۔

درخواست کے ہمراہ ۵/- روپے کا پوسٹل آرڈر جو یکم ستمبر ۶۹ء کے بعد جاری ہوا ہو بنام D.P.A.G.H.Q Rawal Pindi - فوٹو دو کاپیاں مصدقہ فرسٹ کلاس گزیٹڈ افسر درخواست کی آخری تاریخ ۶۹/۹/۳۰

پ ۔ ٹ ۶-۹-۶۹

سویڈش پاکستانی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی گجرات میں داخلہ

میٹرک پاس طلباء سے مجوزہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ کورس تین سالہ ہوگا شرائط میٹرک میں مضامین ڈرائنگ و سائنس۔ عمر ۱۶ تا ۲۲ سال ۶۹/۹/۱ کو۔
۱- آٹو موبائیل - ۲- الیکٹریکل - ۳ فونڈری - ۴- انسٹرومنٹ - ۵- مکینیکل
۶- پیٹرن میکنگ ، ویلڈنگ ۔ فورجنگ اینڈ شیٹ میٹل۔
ملتان - سرگودھا - لاہور - راولپنڈی - پشاور - مالاکنڈ - ڈیرہ اسماعیل خان آزاد کشمیر وغیرہ - یعنی مغربی پاکستان کے امیدواران درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست کے ہمراہ ذیل کے کاغذات وغیرہ ضروری۔
ا - ۱/- کا پوسٹل آرڈر بنام ڈائریکٹر SPIT گجرات
ب - میٹرک کی سند کی مصدقہ نقل - ج - ایک لفافہ اپنے پتہ کا ۰/۷ پیسہ کے ٹکٹ لگا کر - درخواست کی آخری تاریخ ۶۹/۹/۱۵ (پ۔ٹ ۶۹-۸-۲۴)
سہگل میرٹ سکالرشپ Inland

اعلان ولادت } خاکسار کے ہاں ۶۹/۸/۱۵ کو پہلی بچی پیدا ہوئی جو میاں جان محمد صاحب ڈلے والا کی پوتی چوہدری اختر حسین صاحب سانگلہ ہل کی نواسی ہے۔ زچہ بچہ کی صحت درازی عمر اور خادم دین بننے کی احباب سے درخواست ہے (عبدالرشید نعیم چک ۵۳ ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائلپور)

مساجد ممالک بیرون
اور
جماعت احمدیہ کا ـــــــ فرض

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے۔ اور دین کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے "

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ کو غیر ممالک میں مساجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

ہمارے تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے اخلاص اور استقلال کے ساتھ اپنے عزیز اموال پیش کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم کے مستحق بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ہفتہ وصولی خدام الاحمدیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ یکم اکتوبر سے سات اکتوبر تک ہفتہ وصولی منائیں۔ اس ہفتہ میں سال رواں کے بقایا جات اور خصوصی طور پر سالانہ اجتماع کے چندہ کی وصولی کی جائے۔ قائدین کو چاہیئے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے پروگرام بنائیں اور ہفتہ ختم ہونے پر اپنی مساعی اور اس کے نتائج سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

سال گذشتہ کی طرح امسال بھی سالانہ اجتماع کے موقع پر صدر محترم ان مجالس کو سند امتیاز عطا فرمائیں گے۔ جن کا بجٹ اجتماع سے قبل سو فیصدی ادا ہو جائے۔ اب تک تقریباً ۱۲ مجالس نے سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے قائدین حضرات کو چاہیئے کہ سند امتیاز حاصل کرنے کے لئے اجتماع سے قبل اپنا بجٹ سو فیصدی ادا کر دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

گمشدہ عینک

دفتر ہذا کے کارکن مکرم راجہ ذوالب علی صاحب کی عینک نظر کی کہیں گم ہو گئی ہے۔ جس صاحب کو ملی ہو۔ براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرما دیں۔

(محمد افضل ہیڈ دفتر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

تمام مجالس خدام الاحمدیہ یکم اخاء (اکتوبر) سے سات اخاء (اکتوبر) تک ہفتہ وصولی منائیں وصول شدہ رقوم فوراً مرکز کو ارسال کر دیا کریں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ مسجد اقصیٰ کی تقدیس وتحریم کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے

یہود کی طرف سے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی عالم اسلام کے لئے ایک کھلے چیلنج کے مترادف ہے

تمام مسلمانوں کو متحد ہو کر یہودیوں کے ناپاک عزائم کا مقابلہ کرنا چاہیئے

مسجد اقصیٰ کی آتش زنی کے سانحہ کے متعلق مختلف احمدی جماعتوں کی طرف سے احتجاجی قرار دادیں موصول ہو رہی ہیں۔ جماعتوں کی قرار دادیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

جماعت احمدیہ لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کو یہودیوں کی طرف سے بیت المقدس کی بے حرمتی اور مسجد اقصیٰ کی آتشزنی کے سانحہ سے سخت دلی اذیت اور کوفت ہوئی ہے۔ ہمارے نزدیک یہود نامسعود کی یہ مکروہ اور مذموم شرارت عالم اسلام کے لئے کھلے چیلنج کے مترادف ہے۔ جسے تمام مسلمانانِ عالم کو متحد و یک جان ہو کر قبول کر لینا چاہیئے۔ اور ایسے ٹھوس اور محکم اقدامات کرنے چاہئیں جن سے ان کے خطرناک عزائم کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے۔ جماعت احمدیہ لاہور کا یہ خصوصی ہنگامی اجلاس دنیا کی عظیم اسلامی مملکت پاکستان سے بھی استدعا کرتا ہے کہ وہ اس چیلنج کا مؤثر جواب دینے میں نمایاں کردار ادا کرے اہلِ پاکستان کے دلی رنج کا مداوا کرے۔

ہم اپنی حکومت کو صدق دل سے یقین دلاتے ہیں کہ وہ ہمیں مسجد اقصیٰ کی تقدیس وتحریم کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے ہمہ وقت مستعد و تیار پائے گی۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

جماعت احمدیہ جہلم

جماعت احمدیہ جہلم کا یہ غیر معمولی اجلاس یہود کے ناپاک عزائم پر جو انہوں نے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی اور آتشزدگی کے ذریعہ سے ظاہر کئے ہیں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ دراصل ان کے ناپاک منصوبے خود آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت سے چلے آ رہے ہیں۔ آج پھر انہوں نے کھلے بندوں اپنی اس قبیح حرکت سے اپنے باطنی خبث کا اظہار کیا ہے اور عالم اسلام کو ایک کھلا چیلنج دیا ہے۔

اس وقت صرف فلسطین و یروشلم کا ہی سوال نہیں خود مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا سوال ہے بلکہ محسن اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا سوال ہے۔ ہم تمام اسلامی حکومتوں بالخصوص حکومت پاکستان سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ یہود کے ان خطرناک عزائم کے سدباب کے لئے مؤثر قدم اٹھائے — ہم قبلۂ اول کی تقدیس وتحریم کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۴/۸/۶۹ کو محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف نے مسجد لطیف محلہ دار الصدر غربی الف ربوہ میں برادرم عزیزم چوہدری رشید احمد صاحب خالد ابن حضرت مولوی عبد الخالق صاحب صحابی آف لودھی ننگل کا نکاح ہمراہ عزیزہ شمیم اختر بنت محترم قریشی احمد حسین صاحب مرحوم درویش احمد نگر بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

عزیزم چوہدری رشید احمد صاحب خالد حضرت مولوی فضل احمد صاحب مرحوم آف لودھی ننگل کے پوتے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

چوہدری بشیر احمد طارق منزل دار الصدر غربی الف ربوہ

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ اہلیہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب چیمہ۔ دار الرحمت غربی ربوہ بعارضہ ملیریا ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ اور ان دنوں طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔ باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ میری والدہ محترمہ کو شفائے کاملہ عاجلہ دے۔

(نصیر احمد شگم۔ مربی سلسلہ۔)

بانی پاکستان کی اکیسویں برسی ملک بھر میں نہایت عقیدت و احترام سے منائی گئی

عوامی جلسوں میں قائد اعظم کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

لاہور ۱۲ ستمبر۔ بانیٔ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی اکیسویں برسی ۱۱ ستمبر کو پورے ملک میں انتہائی عقیدت و احترام سے منائی گئی۔ ملک کی بڑی بڑی مساجد میں ان کی روح کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔ بانی پاکستان کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے سیاسی، سماجی، ادبی اور ثقافتی تنظیموں نے جلسے کئے۔ جن میں قائد اعظم کے بتائے ہوئے اصولوں کو مشعل راہ بنانے کے عہد کی تجدید کی گئی۔

ملک میں عام تعطیل رہی۔ اہم سرکاری اور نجی عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں رہے کراچی میں بابائے ملت کے مزار پر ہزاروں افراد نے فاتحہ خوانی کی۔

لاہور میں قائد اعظم کی برسی انتہائی عقیدت و احترام سے منائی گئی۔ سیاسی، سماجی، اور مزدور تنظیموں نے جلسے منعقد کئے پاکستان جمہوری پارٹی کنونشن مسلم لیگ کونسل مسلم لیگ، پیپلز پارٹی، لیبر پارٹی، لیبر فیڈریشن قومی مجلس اور یوتھ موومنٹ، کے الگ الگ جلسے ہوئے ان میں مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کی ترقی اس بات میں مضمر ہے کہ ہم قائد اعظم کے بتائے ہوئے اصولوں پر کاربند رہیں بادشاہی مسجد میں چیف ایڈمنسٹریٹر ایم مسعود اور بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا جامی نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا گرلز گائیڈ ہاؤس میں بھی قرآن خوانی ہوئی جس میں سینکڑوں خواتین نے شرکت کی۔ بیگم جی اے خان نے خواتین کو تلقین کی کہ وہ قائد اعظم کے بتائے ہوئے اصولوں پر اپنی اولاد کو چلنے کی نصیحت کریں اور یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ قائد اعظم نے دن رات محنت کر کے اپنے مقصد کو حاصل کیا تھا۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ملک کی ترقی کے لئے اسی جذبے سے کام کریں۔ مختلف سیاسی اور ثقافتی تنظیموں کے جلسوں میں ایرمارشل اصغر خان، نوابزادہ نصر اللہ خان، سردار شوکت حیات، مسٹر کے ایچ خورشید، علامہ علاؤ الدین صدیقی، مسٹر شباب مفتی ایم محمد یٰسین خان وٹو، مخدوم حمید الدین، سردار خضر حیات نے خطاب کیا۔

انگم ٹیکس گوشوارے ۳۰ ستمبر تک داخل کئے جا سکیں گے

راولپنڈی۔ ۱۳ ستمبر باخبر سرکاری ذرائع کے مطابق انکم ٹیکس گوشوارے داخل کرنے کی تاریخ بڑھا کر ۳۰ ستمبر کر دی گئی ہے۔

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) ۲۰ ستمبر سے شروع ہوگا۔ اور دس روز تک جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل اور کریکٹر سرٹیفکیٹ ۱۸ ستمبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت ربوہ سے حاصل کریں)

سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائگریشن سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہوگا۔

انٹرویو: روزانہ ۸ بجے صبح سے ۱ بجے بعد دوپہر تک۔

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات اعلیٰ تعلیم اور پاکیزہ اسلامی ماحول۔ نیز ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام ہے۔

(پرنسپل)